Registered

L. No. 89.

نورافشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۴۸) مطبوعہ ۲۵ نومبر ۱۹۰۴ء بروز جمعہ جلد (۳۲)

گذشتہ اخبار

سینٹ پیٹرزبرگ سے تار آیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ روس نے جنگی لوئرچ بنکوں سے ۲۰ ملین سکہ روپیہ لینے کا انتظام کیا ہے...... ۲۰ ملین جرمنی سے اور باقی رقم امسٹرڈم سے وصول ہوگا۔ ۱۳ نومبر کو ایک جلسہ میں جو مانچسٹر میں منعقد ہوا تھا اور جس میں برٹش کاٹن گروئنگ ایسوسی ایشن کو بھی مدعو کیا۔ اس میں مسٹر مطبور صاحب نے کئی ایک خط پڑھے گئے۔ انہیں یہ دکھایا گیا ہے کہ ہم اس کام میں بورڈ آف ٹریڈ امپیریل انسٹیٹیوٹ اور مسٹر ہاربرگ سے پوری پوری امداد ملیگی انہوں نے یہ خواہش ظاہر کی کہ انڈین گورنمنٹ کپاس کی کاشت میں مفید سعی کرے۔ اندازہ کیا جاتا ہے کہ نومبر کے اختتام تک لائزین کا محصول ۵۲۵،۹۸۳ روپیہ ہوگا۔ گورداسپور اور اس کے مضافات میں طاعون کا ڈیرہ جمنے لگا ہے۔ لام قدوسی آگئی ہے۔ خدا فضل کرے۔ بہار میں ایک ۸ سالہ بچے کی ۲۰ سالہ جورو نے اپنے خاوند کی چتا میں کود کر جان دی اور ستی ہوگئی۔ دہلی میں بخار کی شکایت ہے اور روز بروز ترقی پر ہے۔ بریلی میں طاعون نے زور پکڑا ہے اور اموات کی تعداد روز بروز بڑھتی جاتی ہے۔ مسٹر سموئیل اسمتھ ایم۔ پی۔ جو ہند کے بڑے خیرخواہ ہیں امید رکھتے ہیں کہ ہندوستان میں واپس آوینگے اور نیشنل کانگریس کے جو دسمبر کے آخر میں ہونے والی ہے شریک ہونگے۔ روئٹر کا نامہ نگار ٹوکیو سے لکھتا ہے کہ پورٹ آرتھر کے فوجی ذخائر پر ۹ تاریخ کو سخت گولہ باری ہوئی جس سے انہیں آگ لگ گئی اور تمام ذخیرہ جل کر خاک ہوگیا۔ ۱۱ نومبر کو کوچہ قاضیاں سوہی دروازہ لاہور میں طاعون سے دو واردات ہوئیں۔ ماہ گذشتہ کی ۲۵ روپیہ اور ماہ حال کی تیسری تاریخ کی خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ گذشتہ ماہ کی ۲۶ و ۲۷ میں جو حملہ جاپانیوں کی طرف سے ہوا تھا اس میں روسیوں کے ۵۰۰ آدمی کام آئے۔ ۱۸ نومبر کی خبر ہے کہ پورٹ آرتھر خطرناک حالت میں ہے۔ اس کے بیرونی قلعہ جات جاپانیوں کے ہاتھ آگئے ہیں۔ خبر ہے کہ جاپانی آگے بڑھ گئے ہیں اور اب موکڈن سے فاصلہ کے فاصلہ پر ہیں۔ روسی بالٹک بیڑہ ڈاکار سے روانہ ہوگیا ہے۔ لکھنؤ میں بخار کا بازار خوب گرم ہے حکیموں بیدوں اور ڈاکٹروں کی خوب بن آئی ہے۔ ۱۹ نومبر لندن۔ ٹوکیو کی خبر ہے کہ جاپانیوں کی گولہ باری سے پورٹ آرتھر کا ایک اور میگزین خاک سیاہ کردیا۔ روئٹر کا نامہ نگار ٹوکیو سے لکھتا ہے کہ پورٹ آرتھر سے جاپانی جنرل سٹوسل نے زار کو خط بھیجا ہے کہ میرے سر میں ہلکا سا زخم لگا ہے اور اب میں چند ماہ تک رہ سکتا ہوں۔ ۲۰ نومبر لندن رئٹر کا نامہ نگار ٹوکیو سے خبر دیتا ہے کہ جاپانیوں نے بڑی کامیابی کے ساتھ سرنگ لگانے کے بعد شنگ شو شن پوسٹ پر قبضہ کر لیا ہے۔ بعد کی خبر پورٹ آرتھر سے جاپانی ہیڈکوارٹر سے یہ ہے کہ ۱۹ کو جاپانیوں نے ایک اور میگزین کو گولہ باری سے آگ لگادی۔ جنرل سخاروف تار دیتا ہے کہ جاپانیوں نے گذشتہ رات میرے ہراول پر شیف میں حملہ کیا مگر پس پا کئے گئے۔ ۲۱ نومبر لندن ڈیلی ایکسپریس کا نامہ نگار خبر دیتا ہے کہ ہانگ کانگ بیڑے کے افسران اور دیگر اشخاص شراب میں مخمور اور چھرے اور نشتر لئے ہوئے گلیوں میں وہاں کے باشندوں پر حملہ کرتے پھرتے ہیں اور نشہ کی لہریں آکر انہوں نے پانچ آدمیوں کو مار ڈالا۔ ڈیلی ٹیلیگراف شنگھائی سے خبر دیتا ہے کہ چیفو کا ایک ٹیمر خبر دیتا ہے کہ روس کے چار برباد کن جہاز جنمیں تارپیڈو شکن جہاز بھی شامل تھا پورٹ آرتھر سے ہوئے ان کے لئے یہ حکم تھا کہ چیفو کے کسی ساحل پر خبریں پہنچا دیں جاپانیوں نے دو جہازوں کو روک لیا مگر تیسرے کا پتہ نہ لگا۔ ۲۱ نومبر بمبئی۔ جاپانی گورنمنٹ سے گذشتہ رات یہ تار آیا ہے کہ پورٹ آرتھر کی فوج رپورٹ دیتی ہے کہ ہماری بحری توپوں نے روسیوں کے بارود خانہ میں جو توپخانہ کے نزدیک ہے آگ لگادی اور قلعوں پر جو ہمارے حملہ کرنے کی تجویزیں تھیں ترقی پر ہیں۔ مدراس گورنمنٹ نے تمام سول سرجنوں اور طبیبوں کو اختیار دیدیا ہے کہ وہ اس احاطہ کے سگ گزیدہ اور مار گزیدہ غربا کو سرکاری خرچ پر کسولی میں علاج کے واسطے بھیجا کریں۔ آجکل شملہ سے اس کثرت کے ساتھ اترائی ہو رہی ہے کہ ایک کی بجائے چار ٹرینیں روزانہ چھوٹتی پڑتی ہیں۔ یمن میں قحط کا زور ہے خشک سالی تباہی ہے۔ حکومت نے حکم جاری کر دیئے ہیں کہ چنگی سے جو کچھ وصول ہوتا ہے اس سے غربا کی امداد کیجاوے۔ مصر میں آدمیوں کے درمیان طاعون نہیں ہے البتہ مویشیوں میں اس کا زور ہے۔ جج مقام ہل کی تحقیقات کا جیوری نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ کشتی والے روسی جنگی جہازوں کے گولوں سے ہلاک کئے گئے تھے حالانکہ انہوں نے مطلق اشتعال نہیں دلایا تھا۔ گواہوں نے دعوے سے بیان کیا ہے کہ جب روسیوں نے حملہ کیا۔ اسوقت کوئی تارپیڈو کشتی وہاں موجود نہ تھی۔ تازہ خبروں سے اس امر کی تصدیق ہوتی ہے کہ پورٹ آرتھر میں جاپانیوں کی کل اس قدر سیدھی بیٹھ گئی ہے کہ اب اس کے بڑے بڑے مقامات حملہ کرتے ہی مفتوح ہو جاوینگے۔ عام خیال ہے کہ جاپانی جنرل کروپاٹکن پر حملہ کرنے سے پہلے پورٹ آرتھر کی لڑائی کے نتیجے کے منتظر ہیں۔ اب جاپانیوں کے پاس بہت سی کمک پہنچ گئی ہے۔ برازیل میں کنواری عورتوں کی تجہیز و تکفین کیوقت ماتمی رنگ سرخ ہوتا ہے۔

ایڈیٹوریل نوٹس

مدراس کے دیسی مسیحی پلٹنوں کی کمپنی کے قواعد

ہمنے گیارہ نومبر کے پرچہ میں یہہ بتلایا تھا کہ مدراس حاطہ میں وہاں کی بارہ رجمنٹوں میں سے ہر ایک رجمنٹ میں ایک ایک کمپنی دیسی مسیحیوں کے لئے مخصوص ہوگی ہے اور وعدہ کیا تھا کہ اُن کے ضوابط و قواعد سے ناظرین کو مطلع کرینگے چنانچہ اب ہم ان قواعد و ضوابط کو ہدیہ ناظرین کرتے ہیں۔ اور وہ یہہ ہیں ؛

۱- ان بارہ رجمنٹوں میں سے ہر ایک میں ایک ایک کمپنی دیسی مسیحیوں کے لئے مخفوظ ہو۔ ایسی کمپنی پر دیسی ہی افسران اور رجمنٹ کے انگریز افسران حکومت کرینگے۔ اور اپنے تمام اندرونی انتظام میں وہ کمپنیوں سے علیحدہ اور متفرق رہینگی ؛

۲- ان کمپنیوں میں وہی دیسی مسیحی شریک ہو سکتے ہیں جو تامل قوم سے ہیں اور گوشت خور ہیں اور نیز پرایا قوم سے ہونگے تلیگو قابل الانتخاب ہونگے ؛

۳- عمر ۱۸ سے ۲۵ تک ہونی چاہئے۔ قد ۵ فٹ ۵ انچ چھاتی ۳۳ انچ۔ دیہاتی زندگی بسر کرنے والے کو ترجیح دیجاویگی

۴- لازمی ملازمت کی میعاد ۳ برس ہے۔ اس میعاد کے بعد جب چاہیں وہ اپنا نام کٹوا سکتے ہیں مگر جنگ کے وقت اپنا نام کوئی نہیں کٹوا سکتا جب اس کے اس کو اختیار ہے ؛

۵- ماہواری تنخواہ اور کمپنی کی ترکیب

			روپیہ
۱- صوبہ دار	....	درجہ اول	۱۰۰
		درجہ دوم	۸۰
۲- جمعدار	....	درجہ اول	۵۰
		درجہ دوم	۴۰
۳- ہر ایک حوالدار کو (تعداد ۵)			۱۷
۴- نائیک		(تعداد ۵)	۱۳
۶- بگلر		(۲ تعداد)	۱۳
۷- سپاہی		(۹۰)	۹

ان سپاہیوں میں سے انکو ترقی عہدہ کی دیجاویگی جو منتخب ہونگے۔ مگر بااثر لوگ جو اپنے ساتھ ۵۰ رنگروٹ لاوینگے فوراً براہ راست جمعداری کے عہدے پر مامور کئے جاوینگے ؛

ماہواری تنخواہ بطور الاونس۔

چاول کے لئے ڈیڑھ روپیہ سے دو روپیہ تک

		روپیہ
نیک چلنی کی تنخواہ تین برس کے بعد		۱
"	۶ "	۲
"	۱۰ "	۳

۶- پنشن	۲۱ برس بعد	۳۲ برس بعد
صوبہ دار	۳۰ روپیہ	۵۰ روپیہ
جمعدار	۱۵ "	۲۵ "
حوالدار نائیک اور بگلر	۷ "	۱۲ "
سپاہی	۴ "	۷ "

پنشن یافتہ اور نیک چلن لوگوں کے لئے پنشن سے نکلنے کے بعد انہیں سول میں ملازمت دلانیکی کوشش کیجاویگی ؛

۷- افسران کے لئے اور شادی شدہ سپاہیوں میں سے ۳۰ فی صدی کے لئے رہائش کے مکان مہیا کئے جاوینگے۔ اگر پلٹن میں داخل ہونے سے پہلے اُسکی شادی ہوئی ہوگی تو اُسکی بیوی کے لئے کچھ تنخواہ بھیجنے کا انتظام کیا جاویگا۔ اور اگر کوئی بلا شادی داخل ہوا ہو تو تین برس تک اُسکو شادی نہ کرنی پڑیگی۔

جو جنگ میں کام آئینگے یا زخمی ہونگے یا جنگ کے وقت بیمار ہوکر فوت ہوگئے ہونگے تو انکی بیواؤں کو پنشن لگیگی۔

۸- ہر شخص کو مجبوراً پلٹن کے مدرسہ میں پڑھنا ہوگا تاوقتیکہ وہ اپنی مادری زبان بخوبی لکھ پڑھ نہ سکے۔ بعد ازاں اس کا اختیار ہے پڑھے یا نہ پڑھے۔ پڑھنے کے لئے فیس کسی شخص سے نہ لیجاویگی ؛

ہم اس انتظام اور ضوابط کو دیکھکر خدا کا اور اپنی سرکار دولتمدار کا تہ دل سے شکریہ کرتے ہیں کہ انکی توجہ ہم دیسی مسیحیوں کی طرف بھی مبذول ہوئی ہے مگر یہہ صرف ایک محدود سی ہے۔ کاشکہ پنجاب اور ہندوستان میں بھی یہی انتظام قائم ہو اور یہاں کے مسیحی بھی بڑے خوشی اور نمک حلالی سے اپنی مہربان گورنمنٹ کی خدمت میں مشغول اور خوش ہیں ہم اپنی مہربان سرکار سے اس امر کے ملتجی ہیں کہ وہ ہماری طرف بھی اپنی عنان توجہ پھیرے۔

سو برس کی زندگی کی تحصیل

یہہ دنیا کیسی پیاری ہے کہ باوجودیکہ انسان اس بات کا قائل ہے اور بخوبی جانتا ہے کہ یہہ دنیا ایک سرائے فانی ہے اور نکوئی کبھی رہا ہے اور نہ کبھی کوئی یہاں رہیگا تو بھی اسکو چھوڑنے کے لئے کسی کا بھی جی نہیں چاہتا۔ یہاں پر دیر تک رہنے کے لئے بڑی بڑی تجاویز کیجاتی ہیں چنانچہ حال ہی میں ایک انگریزی ڈاکٹر جیمس سویرنے ذیل کے ۱۵ تجاویز اور قانون قائم کئے ہیں جن پر عمل کرنے سے انسان سو برس تک زندہ رہ سکتا ہے۔ وہ قوانین یہہ ہیں (۱) آٹھ گھنٹے سوؤ (۲) اپنی دہنی کروٹ پر سوؤ (۳) سونے کی کھڑکیاں کو رات بھر کھلا رکھو۔ (۴) سونے کے کمرے کے دروازہ پر چٹائی بچھاؤ (۵) اپنا پلنگ دیواروں کے ساتھ لگا کے مت رکھو (۶) صبح کو سرد پانی سے مت نہاؤ بلکہ اپنے جسم کی حرارت کے موافق گرم پانی سے غسل کرو (۷) حاضری کھانے سے پہلے ورزش کرو۔ (۸) گوشت تھوڑا کھاؤ اور اُسکو خوب چباؤ (۹) بالغوں کو دودھ نہ پینا چاہئے (۱۰) چکنا خوب کھاؤ تاکہ اُن سوراخوں کی پرورش ہو جو بیماریوں کے کیڑوں کو مارتے ہیں (۱۱) نفش اشیاء استعمال مت کرو کیونکہ اُن سے وہ سوراخ خراب ہو جاتے ہیں۔ (۱۲) روز مرہ کھلی ہوا میں ورزش کرو (۱۳) اپنے رہنے کے گھروں میں کسی جانور کو رہنے مت دو کیونکہ وہ بیماری کی جڑ کو پھیلاتے ہیں۔ (۱۴) اگر ممکن ہو تو قصبے میں رہو (۱۵) پینے کے پانی اور نمدار جگہوں اور نالیوں کو خوب صاف کرو اور ان کی خبرداری کرو (۱۶) اکثر شغل کیا کرو یعنی برابر ایک سا کام مت کیا کرو (۱۷) اکثر تصور کی



مضامین

مقبول شدہ دعائیں

رچرڈ سبس صاحب اقرار کی بابت بوثوق یوں کہتے ہیں کہ جب ہم اپنی روحوں کو خدا کے حضور وا کر دیتے ہیں اور اپنے ہی آپ کے برخلاف ایسے طور پر ہو جاتے ہیں جیسے کہ شیطان اس راہ کے برخلاف ہو سکتا ہے تو یہہ خدا کے جلال ظاہر کرنیکا ایک وسیلہ ہے۔ کیونکہ ہم اس بات پر غور کریں کہ شیطان ہماری موت کے وقت اور عدالت کے دن کونسا الزام لگا سکتا ہے وہ تو بمشکل کوئی الزام لگا سکیگا۔ پس آؤ ہم اپنے اوپر خود ہی وہ الزام لگا دیں اور لگاتے رہیں جو وہ ہم پر لگا سکے جسقدر کہ ہم اپنے آپ پر خود الزام لگا دیں اور اپنے آپکو آزما دیں اور اپنے دل میں عدالت قائم کریں اسی قدر ہمارا مقدمہ بالیقین زیادہ غیر معتبر ہوگا۔ یونہ نبی سمندر میں ڈالدیا گیا تھا اور جہاز میں بڑا امن ہو گیا۔ عکن سنگسار کیا گیا اور وبا موقوف ہو گئی۔ یونہ سے صیحدگی اختیار کرو اور عکن سے بہانہ بھی کرو تو فوراً تمہاری روح کے اندر اطمینان اور امن پیدا ہو جائیگا۔ ضمیر میں عجیب قسم کا اطمینان ہو جائیگا یہہ امر نہایت ہی ضروری ہے کیونکہ جب خدا کی تعظیم کیجاتی ہے تو ضمیر خلوصیت کے درجہ کو پہنچ جاتی ہے ہر طرح سے گناہوں کا اقرار کرنیسے خدا کی عزت ہوتی ہے۔ اس سے اس کی ہمہ جاحاضری کی عزت یوں ہوتی ہے جبکہ یہہ تصور کیا جاتا ہے کہ وہ کل اشیاء کو دیکھتا ہے یعنی اس خیال سے کہ وہ ہمارے گناہوں کو دیکھتا اور ہمارے دلوں کو جانچتا ہے ہماری مخفی باتیں اسکی نظر سے مستتر نہیں ہیں۔ اس سے اسکی قدرت کی تعظیم ہوتی ہے۔ وہ کونسی شے ہے جو ہمکو گناہ کا اقرار کرنے پر آمادہ کرتی ہے مگر صرف یہہ کہ ہم جانتے ہیں کہ ہم اس سے ڈرتے ہیں کہیں ایسا نہو کہ وہ ہم سے برا ہی عمل کرے؟ وہ کونسی شے ہے جو ہمکو گناہ کا اقرار کرنے پر آمادہ کرتی ہے مگر صرف یہہ کہ وہ مہربان ہے اس لئے اس سے ڈرنا چاہئے اور گناہ کے لئے معافی بھی ہو سکتی ہے؟ ہم اس کے سوائے کسی اور طرح سے گناہ کا اقرار نہ کرتے۔ لوگوں میں تو یہہ حال ہے کہ اگر گناہ کا اقرار کرو تو سزا ہوتی ہے۔ مگر خدا کے ساتھ یہہ معاملہ ہے کہ گناہ کا اقرار کرو تو رحمت ہوتی ہے۔ یہہ اس کا اپنا تقرر ہے۔ ہمکو لازم ہے کہ صرف رحمت ہی کے لئے اپنے گناہوں کا اظہار کریں۔ اسطرح گناہوں کے اقرار کرنے سے خدا کی تعظیم ہوتی ہے۔ اور جب اسکی تعظیم کیجاتی ہے تو وہ انسان کی روح کو بھی اسکی اندرونی صلح اور اطمینان سے عزت دیتا ہے"۔

قدیم ٹامس فلر کہتا ہے کہ "انسان کا اپنی کمزوری کا اقبال کرنا خدا کے لئے وہ اکیلا تنہ ہے جس پر کہ اس کے فضل اور املاد پیوند ہوتے ہیں"۔

گناہ کے اقرار سے حلیمی کا خیال مفہوم ہوتا ہے اور یہہ خدا کی نظر میں ایک بڑی گران قدر۔

ایک دہقان اپنے بیٹے کے ساتھ گندم کے کھیت میں گیا تا دیکھے کہ درو کے لئے تیار ہے یا نہیں۔ لڑکے نے باپ سے کہا "یہہ بوٹے کیسے سیدھے کھڑے ہیں؟ یہہ تو بالضرور سب سے عمدہ ہوں گے۔ اور جو سرنگوں ہیں میری دانست میں وہ کچھ بہت اچھے نہیں ہیں"۔ باپ نے دونوں قسموں میں سے ایک ایک بال توڑی اور کہا "او نادان دیکھ؟ یہہ بال جو ایسی سیدھی کھڑی تھی وہ تو بالکل ہلکی ہے اور عنقریب بیغلہ ہے۔ مگر وہ بال جو اپنے سروں کو سنجیدگی جھکائے ہوئے ہے نہایت خوبصورت دانوں سے پر ہے"۔

شجاعت کلامی خدا اور انسان ہر دو کے نزدیک ضروری اور طاقتور بات ہے لازم ہے کہ ہم اپنے ہی ساتھ دیانتدار اور سخی ہوں۔ ایک جنگی سپاہی نے ایک مجلس الانتعاش میں یوں کہا "اے میرے رفیق سپاہیو میں مشتعل نہیں ہوں میں تو قایل ہوں اور یہی سب کچھ ہے۔ ہم اس بات کو محسوس کرتے ہیں کہ ہمکو سچی ہونا چاہئے اور کہ ہم زبان سے ایسا ہی کہیں اور کہ تم بھی یہی کہو اور یہہ بھی کہ تم میرے ساتھ آؤ اور اب اگر گنہگاروں نے نئے عہد مسیح کو تلاش کرتے ہیں یہہ بلاہٹ ہو کہ تم اس کے پاس آؤ۔ تو میں انہیں سے ایک ہوں جو اس کے پاس جاؤنگا۔ یعنی اپنے گناہوں کو اسے دکھلانے کے لئے۔ میں وہاں اس لئے نہیں جاؤنگا کہ میں وہاں جانا چاہتا ہوں مگر اس لئے کہ وہاں جا کر سچ سچ کہا جائے کہیں سچی نہوں۔ اور میں چاہتا ہوں کہ سچی بنوں۔ اور جب دعا کے لئے جاتا ہے تو یہہ سچ سچ کہنے کے لئے جاتا ہے"۔ بیسیوں اس کے ساتھ چلے گئے۔

مسٹر اسپرجن صاحب نے فرعون کے یہہ الفاظ بولکر کہ "خداوند سے عرض کرو کہ وہ مینڈکوں کو مجھ سے دور کرے" یوں کہتے ہیں کہ "اس دعا میں یہہ ایک مہلک عیب ہے کہ اس میں گناہ کا اقرار نہیں ہے۔ وہ یہہ نہیں کہتا کہ میں نے خداوند سے بغاوت کی ہے منت کرو کہ میں معافی پاؤں؟ اس قسم کی کوئی بات اسمیں نہیں ہے۔ وہ ہمیشہ کیطرح اسوقت بھی گناہ کو پیار کرتا ہے جس دعا میں توبہ نہیں کہیں مقبولیت بھی نہیں جس دعا کو کوئی آنسو تر کرتا تو وہ دعا رد ہو جاتی ہے جسکا لازمہ ہے کہ تو خدا کے حضور گنہگار کی حیثیت میں ہو کر کسی دوسری طریق سے نہیں بلکہ ایک نجات دہندہ کے وسیلے سے جو خدا کے حضور اس فریسی کی طرح آتا ہے جسنے یہہ کہا تھا کہ "اے خدا میں شکر کرتا ہوں کہ میں ویسا نہیں ہوں جیسا کہ اور لوگ ہیں وہ خدا کی قربت ہرگز نہیں پا سکتا۔ مگر وہ جو جاتا ہے اور کہتا ہے کہ مجھ گنہگار پر رحم کر وہ اس طریقے سے خدا کے نزدیک آجاتا ہے جو خود خدا نے مقرر کیا ہے۔ پس خدا کے حضور گناہوں کا اقرار کرنا لازم ہے۔ ورنہ ہماری دعا معیوب رہیگی"۔

متھرا سے ایک لڑکا یہاں آیا ہے۔ لڑکے کا باپ بطور تماشا کے ہر جگہ اسکو لئے پھرتا ہے اور اس کے ذریعہ سے معقول روپیہ پیدا کر رہا ہے۔ لڑکے کو ہمنے خود بھی دیکھا۔ واقعی لڑکا عجیب ڈیل ڈول کا ہے۔ اس کا سر اتنا بڑا اور وزنی ہے کہ خود اپنے آپ سے اٹھ بیٹھ نہیں سکتا۔ لڑکے کا باپ بیان کرتا ہے کہ یہہ جب پیدا ہوا تھا تو اسکی ماں رحلت کر گئی تھی میں نے لڑکے کے سر کو ناپا تھا تو ۲ ہاتھ تین گرہ کی مسکی چوڑی پائی یہہ واقع میرا چشمدید ہے۔ لڑکے کی عمر اس وقت

آٹھ برس سے زیادہ نہیں ہوتی؛

جاپان کی خانگی زندگی

گھر کا انتظام گھر کا انتظام اور سلائی جاپان میں مختلف ہنر ہیں اور لڑکیوں کے اسکول میں لکھنے پڑھنے کے ایام اکثر اسلئے کم ہوتے ہیں کہ انکو گھر کا انتظام اور سلائی اچھی طرح سیکھنا پڑتا ہے۔ جاپان کی لڑکیوں کو تمام دن اس کام میں محنت کرکے تین یا چار سال گھر میں پہننے کے کپڑوں کو قطع کرنا اور سینا سیکھنا پڑتا ہے تاکہ اس ہنر میں اُن کو خوب مہارت ہو جاوے۔ چونکہ یہاں کے زنانہ اور مردانہ کپڑوں کی کاٹ میں بہت تھوڑا فرق ہوتا ہے اور عنقریب سب کپڑوں کی سلائی ایسی سادہ ہوتی ہے جیسی ہمارے پسوجی کپڑوں کی اس لئے انگلستان اور امریکہ کی لڑکیوں کی نظر میں یہہ بہت ہی آسان کام معلوم پڑتا ہوگا؛

کوئی ایسا ہی غریب گھر ہوگا جسمیں تمام کاموں کے لئے کوئی نہ کوئی تعلیم یافتہ نوکر نہ رکھا ہوا ہوگا جیسا اگر ہوتا ہے تنتے ہی نوکر چاکر ہوتے ہیں مغربی عورتوں کی طرح ان کے گھر کے انتظام کا بوجھ زیادہ تر گھر کی عورتوں پر نہیں ہوتا۔ جاپانی عورتوں کے طریقے کسی قدر الٹے معلوم ہوتے ہیں چنانچہ گھر میں جھاڑو دینے سے پیشتر کرے کے سامان کو جھاڑتے پونچھتے ہیں۔ برتن ٹھنڈے پانی سے دھوکر بغیر پونچھے رکھ دیئے جاتے ہیں تاکہ خود سوکھ جاویں۔ کپڑے بھی ٹھنڈے پانی سے دھوئے جاتے ہیں۔ وہاں کپڑوں کو استری کرنا نہیں جانتے۔ بے استر کپڑے سکھانے کے لئے کھونٹیوں پر لٹکائے جاتے ہیں اور جب سوکھ جاتے ہیں تو تہ کرکے رکھ دیتے ہیں۔ استردار کپڑوں کی سلائی کھول دی جاتی ہے علاوہ اس کے علیحدہ علیحدہ ٹکڑوں میں تھوڑا سا کلف دیکر پھر استر لگاتے ہیں؛

ہر ایک اچھے گھر کے باورچی خانہ میں اینٹوں کا ایک تنور بنا ہوا ہوتا ہے جسمیں لکڑیاں جلائی جاتی ہیں تنور اس ترکیب سے بنائے جاتے ہیں کہ چند بڑی دیگچیاں چاول پکانے کی اور کئی ایک چھوٹی چھوٹی دیگچیاں سبزی وغیرہ پکانیکی بھی اُنپر رکھی جاسکتی ہیں۔ پرانی وضع کی کیتلی دیہاتی گھروں میں اکثر دھنیوں سے لٹکی ہوئی نظر آتی ہیں۔ دوسرے کمرے میں چار کا پانی گرم کرنیکے لئے چھوٹی چھوٹی انگیٹھیاں بنی ہوئی ہوتی ہیں۔ جاڑے میں بھی جاپانی لوگ کوئلے کی یہہ انگیٹھیاں اور دھوپ سینکا کرتے ہیں؛

خوراک دریا یا سمندر کی ہر ایک شے جاپانیوں کی خوراک ہے۔ ہر قسم کی چھوٹی بڑی مچھلیاں حتی کہ دریائی مچھلیاں بھی اور گھونگے۔ گھوڑے۔ جنگلی سور۔ ہرن اور بندر کا گوشت بھی سر بازار بکتا ہے بعض خیال کرتے ہیں کہ چوہے کے گوشت کا شوربا کمزور بچوں کے لئے نہایت مقوی غذا ہے۔ مرغی چکور چاہا۔ وغیرہ اور دیگر شکار لوگ تناول کرتے ہیں۔ آلو۔ رتالو شکر قندی۔ اور اکثر اقسام کی مٹر اور سیم۔ بانس کی نرم نرم کونپلیں۔ موٹی موٹی مولی کھیرا چقندر۔ سو وغیرہ اور بیشمار قسم کی مٹھائیاں کھانے میں آتی ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انکی خوراک میں گوناگون اشیا مشتمل ہیں جاپان کے پھلوں میں آلوچے۔ نند آلو چھوٹی قسم کے آڑو۔ انجیر۔ انگور نارنگی۔ اور ایک قسم کی ناشپاتی۔ سیب۔ اسٹابری شامل ہیں۔ دیسی پھل اکثر اچھی طرح سے پکنے نہیں پاتے مگر گدر ہی کھائے جاتے ہیں یا انکا اچار بنایا جاتا ہے؛

پوشاک حال کے جاپانی لوگ دفتر وغیرہ کے کام کے وقت مغربی وضع کی پوشاک پہنتے ہیں مگر گھر میں اور کالج کے جلسوں میں دیسی لباس زیب تن کرتے ہیں ایک ایسی قطع کی پوشاک ہے جسکو مرد اور عورت ہر دو پہن سکتے ہیں اسکا نام ہکاما اور کیمونا ہے۔ فرق صرف یہہ ہے کہ مردانہ کیمونا دہنے سے بائیں طرف کو مگر زنانہ بائیں طرف سے دہنی طرف کو مڑا ہوا ہوتا ہے۔ مردانہ اوبی یعنی پانچ انچ چوڑی ہوتی ہے اور زنانہ کمربند ریشمی اور زر بفت کا ہوتا ہے۔ یہہ قریب ایک فٹ چوڑا اور پانچ فٹ لمبا ہوتا ہے جب خوبصورت وضع سے اس کو کمر میں باندھتے ہیں تو وہ کل لباس کا ایک نمایاں حصہ ہوتا ہے۔ اوبی کو اپنی جگہ پر قائم رکھنے کے لئے طلائی یا مرصع چپیدار یا خوبصورت ریشمی ڈور یا سونے کی زنجیر استعمال کیجاتی ہے۔ ان اشیا اور کنگھی اور بال پین کے سوائے جاپانی عورت اپنے بدن کو کسی اور زیور سے نہیں سنوارتیں۔ یہہ مذکورہ اشیا بیشکلف روپیوں کی ہوتی ہیں۔ کنواری لڑکی بال پین کی جگہ اپنے بالوں میں مصنوعی پھول لگاتی ہیں اور چھوٹی لڑکیوں کے بالوں میں خوبصورت اور چمکیلے ریشم کے پھندنے لگے ہوئے ہوتے ہیں ادنیٰ درجہ کی عورتوں کے سر کی آرائش سفید کاغذ کا پھول۔ ریشم کے چمکدار ٹکڑے اور ٹین کے زیور ہوتے ہیں۔

ہونٹھوں کے رنگنے کا دستور بجز دیہات کے عموماً اب بہت کم ہوتا جاتا ہے۔ مگر جب پورا پورا لباس پہنا جاتا ہے تو منہ اور گلے کا بھی عمدہ طور پر رنگنا ایک لازمی امر تصور کیا جاتا ہے چہرہ پر رنگ لگانے سے پہلے استرے سے خوب صاف کیا جاتا ہے اور کم از کم سات دفعہ سفید رنگ لگایا جاتا ہے۔ مگر اس سے نتیجہ یہہ ہے کہ مسامات بند ہو جاتے ہیں۔ اور اگر گرم پانی سے نہ نہایا کرتے تو اس رنگ سازی سے بڑا نقصان ہوتا۔

سوچنے کا علم

ساتواں باب

اے چارلس! میں خوش ہوں کہ تم آگئے کیونکہ مجھے آج رات بہت فرصت نہیں ہے۔ آؤ۔ اور اپنی جگہ پر بیٹھ جاؤ۔"

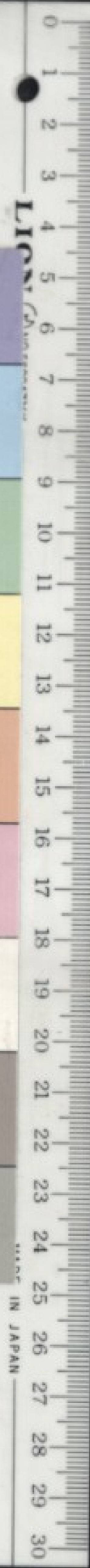
"ہنری! آؤ۔ ہم تو گفتگو شروع کریں۔ وہ خواص جو آپنے بیان فرمائے تھے مجھے یاد ہیں"؛

"تم کو یاد ہے کہ میں نے اپنی والدہ کا ایک خط تمکو دکھلایا تھا جو اُس نے میرے نام تحریر کیا تھا"؛

"او۔ ہاں۔ بخوبی یاد ہے۔ اسمیں مرقوم تھا کہ تم مغرور ہو جاتا ہو"

"ٹھیک ہے۔ اور اُسی مضمون پر شر وائٹ کا بھی ایک چھوٹا سا نوٹ میرے پاس موجود ہے"

"تمہارے پاس ہے؟ سناؤ تو سہی"؛



"وہ یہہ ہی؟"

"پیارے ہنری۔

کچھ عرصہ گذرا ہی کہ ایک جوان شخص نے ایک دیہات میں ایک دوکان قائم کری اور اسمیں ہر قسم کی مفید اشیا رکھیں مگر جب اہل دیہات چیزیں خریدنے کے لئے وہاں جاتے تھے تو وہ جوان ایسی بدمزاجی اور دیوانگی سے پیش آتا تھا کہ لوگ اس کو ہرگز گوارہ نہ کرتے تھے۔ انہوں نے کہا "تمہاری چیزیں تو اچھی ہیں مگر تمہارا برا سلوک قابل برداشت نہیں ہی اور جبتک یہہ صفت تم میں سے جاتی نہ رہے تب تک ہم تمہاری اشیا نہ خریدینگے۔ بھلا تمہارے ساتھ ہمکو کچھ واسطہ نہیں ہے"۔

"اب چالاک مگر متکبر آدمی کا یہی حال ہے۔ اس کے تکبر نے اس کی چالاکی اور ہوشیاری کو بالکل غیر مفید ثابت کر دیا پس اے عزیز ہنری! خبردار! ہرگز تکبر نہ کرنا"

چارلس: "تم دیکھتے ہو کہ کیسا ضروری امر ہی کہ ہم تکبر سے اپنے آپ کی حفاظت کریں۔ اب میں تم سے پوچھتا ہوں کہ وہ کونسی تین باتیں ہیں جو کسی شئے کی بابت سوچنے میں ملحوظ خاطر رکھنی چاہئے"؟

پہلی اسکی خواص۔ دوسرے اُس کے استعمالات یا فواید اور آخر کار کاریگران کا شکریہ۔

بہت خوب۔ کچھ عرصہ گذرا کہ جب میں نے تم سے دریافت کیا تھا کہ تم چقماق کے ٹکڑے کی بابت کیا خیال کرتے ہو تو تمنے جواب دیا تھا کہ میں نہیں جانتا کہ اسکی بابت میں کیا سوچوں یہہ تو چقماق کا ایک ٹکڑا ہے۔ اور میں اس سے زیادہ اس کی بابت کچھ نہیں جانتا۔ تم نے تمکو ایسا جواب تو نہیں دیا تھا جیسا کہ اب دیتے ہو ٹھیک ہی نا؟"

"ٹھیک ہی میں نے ایسا جواب نہیں دیا تھا"۔

اچھا تو چقماق کا وہ ٹکڑا اب پھر لو۔ دیکھو وہ پڑا ہے۔ اور ہم سنینگے کہ تم اسکی بابت کیا کچھ خیال کرتے ہو۔ اور تب ہم دیکھ لینگے کہ تم سوچنا سیکھنے میں ترقی کر رہے ہو"۔

"حتی الوسع میں کوشش کرونگا۔ مگر دیکھنا مجھ پر ہنسنا بالکل مت"۔

"آہ! خوش طبعی کا ہنسنا تو نہایت ہی موزون ہوتا ہی مگر بری طبیعت سے ہنسنا خرابی پیدا کرتا ہے۔ اگر میں ہنسوں بھی تو یہہ خوش مزاجی کا ہنسنا ہوگا اور اس سے تمہارا کچھ نقصان نہیں ہی۔ مسٹر وائٹ کہتے ہیں کہ ہم اپنے ہمراہیوں کے ذریعہ سے بالضرور گمراہ ہو جاتے ہیں اگر ہمکو معلوم ہو کہ وہ ہماری بات پر صاد نہیں کرتے اور اس پر ہنستے ہیں مگر اب آؤ! چقماق پر غور کرو۔ بتلاؤ کہ تم اُس کی بابت کیا سوچتے ہو"۔

"چقماق سخت۔ وزندار۔ سرد۔ شفاف۔ ٹھوس اور طبعی ہی۔ اس کا فائدہ یہہ ہی کہ سپات سے اسکو ٹکرا کر آگ بنائی جاتی ہی بندوق کے گھوڑے پر لگایا جاتا ہے۔ اور کوٹھیوں کی فرش بنانے اور سڑکوں کی مرمت میں مستعمل ہوتا ہی"

"بالکل ٹھیک ہی۔ اور کیا کچھ تبلا سکتے ہو"؟

اس سے میرے ذہن میں یہہ آتا ہے کہ یہہ کیسی مفید شئے ہے جس سے تاریکی میں روشنی کردیجاتی ہی۔ اور اس سے سپاہیوں کا خیال گذرتا ہی جنکی بندوقوں پر چقماق لگا ہوا ہوتا ہی۔ اس سے تمام سواری گاڑیوں۔ چھکڑوں اور دیگر قسم کی گاڑیوں کا خیال پڑتا ہی جو پتھر کی سڑکوں پر چلتی ہیں"۔

چارلس! خاطر جمع رکھو تم کسی دن کو سوچنے والے بنجاؤگے کیونکہ تم خوب ترقی کرتے ہو۔ یہہ اس کہنے سے بہتر ہی کہ "چقماق کا ایک ٹکڑا چقماق کا ایک ٹکڑا ہی۔ اور میں اسکی بابت اور کچھ نہیں جانتا"۔

"ہاں۔ وہ اچھا جواب نہ تھا"۔

"اب میں تمکو تبلانا چاہتا ہوں کہ تم نے خیالی اور زیادہ تر عام علم کسی طرح سے سوچنے میں تمہاری مدد کرینگے۔ اور کس طرح تمنے اپنی توجہ کو فواید کی طرف مبذول کر لیا تھا۔ جب تم نے اس بات پر سوچ لیا کہ چقماق تاریکی میں روشنی کرنے کے لئے کیسی مفید شئے ہی تو چاہئے تھا کہ تم خدا کی مہربانی کا خیال بھی کرتے جس نے بنی آدم کی بہتری کے لئے ایسی خاصیت کا چقماق عنایت فرمایا ہی۔ تم کو چاہئے تھا کہ روشنی کی برکت کا لحاظ کرتے کہ وہ تاریکی کے مقابل میں ہی اور اس سے تم بیچارے غریب نابینا شخص پر ترس کھاتے اور خدا کے شکر گذار ہوتے کہ خدا نے تمکو بصارت عنایت فرمائی ہی کیسا بڑا بھاری نقصان یہہ ہوتا اگر ہم اس نیلگوں آسمان اور روشن آفتاب کو اور رنگین قوس قزح کو اور سرسبز کھیتوں اور درختوں کو اور اُن کے چہروں کو پھر کبھی نہ دیکھتے جو ہمیں پیار کرتے ہیں"!

"ہاں۔ مجھے اِن باتوں پر بھی سوچنا لازم تھا"۔

ہمارا پنجاب

جناب اڈیٹر نور افشاں

پرچہ مخزن مسیحی ۱۵ نومبر سنہ ۱۹ء کا میری نظروں سے گذرا۔ اُس کا صفحہ ۱۰۲ ملاحظہ کرنے سے معلوم ہوا کہ ہندوستانی مسیحیوں کی پلٹنیں مرتب کرنے کا حکم ہو چکا ہے۔ اور صوبہ مدراس میں جو ایک تجاویز اُس کے عمل میں لانے کی ہو رہی ہیں (دیکھو مخزن مسیحی ۱۵ نومبر سنہ ۱۹ء صفحہ ۱۰۲) اول تو مجھ کو امید قوی ہی۔ کہ سرکردہ پنجابی دیسی مسیحیوں کو اس کا پیشتری سے خیال ہوگا تاہم بھی اُس کو پھر یاد دلانا اپنا عین فرض سمجھتا ہوں۔ کئی ایک برس ہوئے مجھے یاد ہی کہ جناب پادری بیرنگ صاحب بہادر نے ہندوستانی مسیحیوں کی پلٹنیں مرتب ہونے کی تجویز ظاہر کی تھی۔ نہ معلوم وہ رائے کیونکر معدوم ہو گئی۔ لیکن اب چونکہ صوبہ مدراس نے پیش قدمی دکھائی ہے۔ اور اُس کے عمل میں لانے کی تجاویز پیش ہیں۔ اس لئے صوبہ پنجاب کو بھی جو کہ بہادری اور جانثاری میں یکتا گنا گیا ہے۔ ہرگز پیچھے نہ رہنا چاہئے۔ اس لئے میری یہہ عرض ہے۔ کہ یورپین مشنری صاحبان اور دیگر دیسی مسیحی ہمہ تن کوشش وسعی بلیغ فرمادیں کہ پنجاب میں بھی پنجابی مسیحیوں کی پلٹن مرتب ہو جاوے۔ تاکہ لوگوں اور گورنمنٹ دونوں کا فائدہ ہو۔

آپکا خادم

کے۔ دینا ناتھ از ترن تارن

خدا کا حکم
تو حرامکاری نہ کر

اِسی حکم کے بیان میں ہم قاصر ہیں کیونکہ پاکدامنی میں فحر حرامکاری کے نام لینے سے ضرر پہنچتا ہے۔ اس کے متعلق سب حرکتوں کا صرف چھوڑنا بس نہیں بلکہ بُری ہوسوں اور سب ناپاک خیالوں اور بد نظریوں اور بے لحاظ باتوں کو بھی چھوڑنا ضروری ہے سب بے حجاب فکروں کا بھی اعتراف کر کے انکو چھوڑنا فرض ہے۔ انسانی شریعت کے رُو سے صرف ظاہری حرکتوں کی ممانعت ہے لیکن خدا جو دلکو دیکھتا ہے ہر ایک بُری فکر پر فتویٰ دیتا ہے چنانچہ بادشاہوں کی پہلی کتاب کے سولہویں باب کی ساتویں آیت میں لکھا ہے کہ انسان وہ چیزیں دیکھتا ہے جو دیدہ و دانستہ ہیں مگر خداوند دل کو دیکھتا ہے پس اس بات سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ ہر ایک قسم کی بُری فکر گناہ ہے۔ فی الجملہ خدا کے سامنے اُس چیز کی خواہش کرنا جو حرکت میں معیوب ہو گناہ ہے۔ ہر ایک بُری فکر کے گناہ میں تین چیزیں ہیں :۔

(۱) صلاح ۔ (۲) مزیداری ۔ (۳) رضامندی

(۱) **صلاح** بدی کرنے کی پہلی فکر ہے جو دل کو دیجاتی ہے جب دل اس کو نامنظور کرے تو یہہ گناہ نہیں ہے۔ بلکہ ہم اس بُری فکر کو روکنے سے اجر کے لائق ہوتے ہیں۔ اسی کو جسمانی خواہشوں کے ساتھ ترک کہتے ہیں جتنی دفعہ تم بُری فکر کو روکتے ہو اتنی ہی بار تم مسیح کی طرف متوجہ ہوتے ہو۔ اولیا بھی بُری فکروں سے ستائے گئے ایک اولیا نے ایک آزمائش کو روکنے کے لئے اپنے تئیں کانٹوں میں گرا دیا۔ یہہ آزمائش پاکدامنی کے خلاف تھی مقدس پولوس بھی لکھتے ہیں کہ وہ پاکدامنی کے برخلاف آزمائے گئے تھے جیسا کہ قرنتیوں کے دوسرے خط کے بارھویں باب کی ساتویں آیت میں لکھا ہے کہ میرے جسم میں کانٹا جو شیطان کا ڈنگ ہے مجھے گھونسے مارتا ہے۔ اُس نے خداوند سے تین بار التماس کیا کہ یہہ مجھ سے دور ہو خداوند نے آزمائش سے آزاد کرنے کے لئے انکار کیا اور کہا کہ میری نعمت تجھے کافی ہے۔ اور خدا نے کیوں آزمائش کو ہٹانے کیواسطے انکار کیا اسواسطے کہ اُس کو روک کر ولی کامل ہو جیسا مرقوم ہے کہ میرا زور کمزوری میں کامل ہوتا ہے جب شیطان ہمیں آزماتا ہے تو ہم ایک کامل ثبوت رکھتے ہیں کہ روح فضل کی حالت میں ہے ایک ولی کو شیطان نے تین روز ناپاک فکروں سے ستایا چوتھے روز خداوند مسیح آپ اُس کی تسلی کے لئے نازل ہوئے۔ اُس نے خداوند سے مخاطب ہو کر یوں التجا کی کہ اے میرے مخلص اور بخشندہ جہان آپ تین روز سے کہاں تھے جناب مسیح نے جواب دیا کہ میں تیرے دلمیں سکونت کرتا تھا اور آزمائش کے روکنے کو جس سے تجھ پر حملہ کیا گیا ہمت اور مضبوطی بخشتا تھا :۔

(۲) **مزیداری** صلاح کے بعد پیدا ہوتی ہے جبکہ ایک شخص آزمائش کو فی الفور رد نہیں کرتا لیکن اپنے دلمیں سوچ بچار کرنے لگتا ہے۔ تو فکر فی الفور اس نوع سے مرضی کی رضامندی کو حاصل کرنے لگتی ہے پس جبتک مرضی منظور نہیں کرتی تب تک صغیرہ گناہ ہے لیکن اگر روح خدا کیطرف رجوع نہیں ہوتی اور مزیداری کے روکنے کے لئے زور نہیں مارتی تو رضامندی انسانیت سے حاصل ہو جاتی ہے۔ اگر ایک شخص مزیداری کو نہ ہٹا دے تو وہ رضامندی سے گذر کر روح کو تباہ کرتی ہے :۔

(۳) **رضامندی** سے گناہ کرنیکا ارادہ پیدا ہوتا ہے۔ اور گناہ کے مضمون میں انسان غوطے کھانے لگتا ہے اس واسطے کہ اُس نے بُری فکر میں خوشی کی تھی۔ جب انسان گناہ کرنے کی آرزو کو قبول کرتا ہے یا بے حجاب فکر کے خیال میں خوشی کرتا ہے اور جبکہ وہ گناہ کرتا ہے خدا کی دوستی سے محروم اور دوزخ کے لائق ہوتا ہے (حزقی ایل ۱۸ باب ۴ آیت) تو دیکھ ساری جانیں میری ہیں دیکھ جس طرح باپ کی جان اُسی طرح بیٹے کی جان دونو میری ہیں۔ وہ جان جو گناہ کرتی ہے سو ہی مریگی ہر فاعل گناہ روح کو اپنی روحانی زندگی سے جو خدا کا فضل ہے محروم رکھتا ہے ہر ایک بُری فکر جسے انسان منظور کرتا ہے اُس کے لئے دوزخ طیار کرتی ہے۔ مرنے والے موت کیوقت حرکت کے گناہ نہیں کر سکتے کیونکہ اٹھنے بیٹھنے کی تاب و طاقت نہیں رکھتے الحق کہ فکری گناہ اگرچہ لحظہ بھر کے واسطے انسان کو خوش و خرم کرتے ہیں مگر وقت موت شیطان کے ہاتھ سے خوب ستائے جاتے ہیں۔ اسواسطے افسوس صد افسوس اُس شخص پر جسکو بُری فکروں کی عادت پڑ گئی ہو :۔

اے بھائیو جسطرح کہ اور لوگ کہتے ہیں کہ ناپاکی کے گناہ ہلکے ہیں اور خدا ایسے گناہوں پر ترس کھاتا ہے اس طرح تم مت کہو کیونکہ ایک بُرا خیال پاکیزگی کے برعکس کبیرہ گناہ کہلاتا ہے اور دوزخ میں لیجانے کے واسطے کافی ہے جیسا افسیوں کے مکتوب کے پانچویں باب کی پانچویں آیت میں مرقوم ہے کہ حرامکار کے واسطے مسیح اور خدا کی بادشاہت میں میراث نہیں ہے بت پرست بھی ناپاکی کے گناہ کو بدتر جانتے ہیں بسبب بُرے نتیجوں کے جو اُس سے پیدا ہوتے ہیں (حکایت) ایک فرشتہ ایک درویش کے پاس آیا اور اُس کو ہمراہ لیکر شہر کی طرف گیا۔ جب یہہ دونو شخص رستہ میں چلے جاتے تھے ایک کتے کی سڑی ہوئی لاش رستہ میں پڑی دیکھی جسکی بو کے مارے ناک سڑ جاتی تھی لیکن فرشتہ نے اُسپر کچھ خیال نہکیا۔ بعد ازاں ایک جوان بدکار عطر میں بسائی ہوئی پوشاک پہنے ہوئے ملا اُسکی بدبو کے مارے فرشتہ نے اپنے نتھنوں کو بند کر لیا۔ فقیر نے فرشتہ سے نتھنوں کے بند کرنے کا باعث پوچھا اُس نے جواب دیا کہ اس جوان میں ناپاکی کے سبب سے ایسی بدبو آتی تھی کہ کتے کی سڑی ہوئی لاش کو مات کرتی تھی :۔ ناپاکی کا گناہ شیطان کو بھی بُرا معلوم ہوتا ہے اور وہ عیش و عشرت سے نفرت رکھتا ہے (حکایت) ایک جادوگر شیطان کا بڑا یار تھا۔ جادوگر نے ناپاکی کے گناہ کئے پر اپنے دوست کو بلایا وہ حاضر ہوا لیکن اُسکی طرف سے پیٹھ پھیر کر دور کھڑا رہا۔ جادوگر نے شیطان سے پوچھا کہ اے بانئے شر تو کیوں اس فعل سے دکھائی دیا۔ شیطان نے جواب میں کہا کہ اے دوست تیری بدکرداری اور بد خواہش مجھکو نزدیک نہیں آنے دیتی شیطان اتنا کسی گناہ سے خوش نہیں ہوتا جتنا کہ ناپاکی کے گناہ سے۔ سبب اس کا یہہ ہے کہ جو کوئی اُس کے جال میں پھنس جاتا ہے بمشکل خلاصی پاتا ہے۔ کیونکہ اول یہہ بُرائی گنہگار کو اندھا کر دیتی ہے۔ اور نہ اُس خطرناک ہلاکت کو کہ جو بہ نظر خدا اور مسیح ناپسندیدہ ہے جسمیں وہ جیتا اور خواب غفلت میں آرام کرتا ہے دیکھنے دیتی ہے۔ لکھا ہے کہ فاسق خدا کو بھول جاتے ہیں اور یہہ بھی کہ انکی فکریں انہیں خدا کے پاس پھر آنے نہیں



دیتیہیں۔ اسواسطے اول یہہ کہ بدکار کی روح نابینا ہوجاتی ہے دوم یہہ کہ وہ سخت ہوجاتی ہے اور بدکار کے دل کو سخت کردیتی ہے اور سرکش بنادیتی ہے تیسرے شیطان کی اُس روح پر حکومت ہوجاتی ہے اس لئے اُس سے ہزار طرح کے جرم آلودہ افعال مثلاً حسد اور خونریزی اور جعلسازی اور غیبت وغیرہ پیدا ہوتے ہیں؛

تم کہتے ہو کہ خدا ایسے گناہوں پر رحم کرتا ہے۔ ہرگز نہیں، یاد رکھو خدائے عزوجل انسان گنہگار پر مطلق رحم نہیں کرتا۔ کلام الٰہی کو پڑھکر دریافت کرو کہ خدا نے اِس گناہ کی سزا کیواسطے بہشت سے آگ برسائی اور پانچ شہروں کو معہ باشندوں شہر کے جلاکر خاکستر کردیا۔ اُس نے اِس ہی حرکت ناشائستہ کی سزا کے بدلے تمام دنیا پر سیلاب بھیجا (جیسا کہ پیدایش کی کتاب کے چھٹے باب کی بارھویں آیت میں لکھا ہے) (کہ ہر ایک بشر نے اپنے طریق کو زمین پر بگاڑا) چنانچہ تمام خلقت اُس گناہ میں ملوث ہوگئی تھی اِس واسطے خدا نے چالیس دن اور چالیس رات لگاتار آسمان سے پانی برسایا اور بجز آٹھ آدمیوں اور چند جانداروں پرندوں کے جو حکم الٰہی سے کشتی پر واسطے بنانے عالم کے باقی رکھے اور تمام حشرات اور بشرات کو اِس سیلاب میں روئے زمین سے نیست و نابود کردیا؛

علاوہ اِس کے کلام الٰہی میں لکھا ہو کہ عبرانیوں نے سطیم میں جو موابی شہر تھا گھس کر اُس جگہ کی عورتوں کے ساتھ حرامکاری کی اور خدا کے حکم سے موسیٰ نے چوبیس ہزار عبرانیوں کو قتل کرڈالا جیسا کہ گنتی کی کتاب کے پچیسویں باب کی پہلی اور نویں آیت میں مرقوم ہے ہم اِس زمانہ میں بھی دیکھتے ہیں کہ خدا اِس دنیا میں ناپاکی کے گناہ کی سزا دیتا ہے۔ دار الشفا میں جاکر مردوں اور عورتوں سے احوال دریافت کرو وہ جواب دینگے کہ ناپاکیزگی کے گناہوں کے سبب ہمارا سارا بدن سڑ رہا ہے؛

حزقی ایل نبی کی کتاب کے تیئیسویں ۲۳ باب کی پینتیسویں آیت میں مرقوم ہے۔ (کہ ازبسکہ تو مجھے بھول گیا اور مجھے اپنی پیٹھ کے پیچھے پھینک چلا سو تو بھی اپنے فسق و فجور کا بار اُٹھا) یہاں خداوند فرماتا ہے۔ ازبسکہ تو مجھے بھول گیا ہے اور تو نے اپنی نفسانی خواہشوں کے خوش کرنے کے لئے اپنے پاس سے مجھے نکال دیا اِس واسطے اِس دنیا میں بھی اپنی ناپاکیوں کی سزا کو بھگت (ایوب ۳۱ ب ۱۲ آ ت) (کہ یہہ ایک آگ ہے جو بھسم کرکے ستیاناس کرتی ہے اور میرے سارے حاصل کو کھود دیتی ہے) (متی ۱۵ ب ۱۹ آ ت) (کیونکہ برے خیال خون زنا حرامکاری چوری جھوٹی گواہی کفر دل ہی سے نکلتے ہیں) ؛

فاسق آزمایشوں کے سچے علاج

(۱) سانٹ پولوس فرماتے ہیں کہ وہ شخص جو ناپاکی سے پرہیز نہیں کرتے یا جو اُس کے جال میں پھنسے پڑے ہیں خدا نے اُن کے علاج کیواسطے نکاح کو مقرر کیا ہے جیسا کہ قرنتھیوں کے پہلے مکتوب کے ساتویں باب کی نویں آیت میں مندرج ہے کہ مرد اور عورت اگر بن بیاہی نہ رہ سکیں تو بیاہ کریں اس واسطے کہ بیاہ کرنا جلنے سے بہتر ہے۔ نکاح کرنا اگرچہ بڑا بوجھ ہے لیکن ہمیشہ کیواسطے دوزخ میں جلنے سے اِس بوجھ کو اٹھانا بہتر ہے۔ مگر یہہ گمان مت کرو کہ آدمی صرف شادی سے ہی ناپاکی کے جال سے چھوٹ سکتا ہے۔ کیونکہ پاکدامنی کو بیداغ رکھنے کیواسطے ہزار ہا روحانی علاج ہیں جنکو عمل میں لانے سے انسان شیطانی وسوسوں سے محفوظ رہ سکتا ہے۔ مثلاً خدا کے فضل اور مدد کے چاہنے سے انسان سب شیطانی وسوسوں کو مغلوب کرسکتا ہے؛

(۱) پہلا علاج یہہ ہے کہ ہر وقت فروتنی سے خدا کے حضور دعا کرو۔ اور اپنے آپ کو مقدسوں کی شرکت میں قائم رہنے کے واسطے مضبوط کرتے رہو۔ کیونکہ غرور اور غفلت کے سبب خدا تعالےٰ انسان کو ناپاکی کے بھنور میں غوطے کھانے دیتا ہے۔ پس مناسب ہے کہ عجز ہی سے خدا کی درگاہ میں التجا کرو اپنی قوتوں پر بالکل گمان مت رکھو دیکھو داؤد بادشاہ نے قبول کیا کہ وہ گناہ میں گرا اِس واسطے کہ اپنی قوتوں پر بھروسا رکھکر خدا کے حضور فروتن نہ ہوا جیسا لکھا ہے کہ پست ہونے سے پیشتر میں نے خطا کی چنانچہ بہتر یہہ ہے کہ ہمیشہ ڈرتے رہو اور خدا پر بھروسہ رکھو تاکہ وہ تمکو گناہ سے محفوظ رکھے؛

(۲) دوسرا علاج یہہ ہے کہ اگر کوئی شیطانی وسوسہ پیدا ہو تو اُسی وقت اُس کو رد کرو کیونکہ دیر کرنے میں نقصان ہے اور خدا کی جناب میں فریاد اور زاری کرو اور شیطان کے داؤ پیچ سے بچنے کے لئے خداوند کے دکھوں کو یاد میں لاکر اُسے تن اور من کی پاکیزگی مانگو اور تنگ وقت میں اِس طور سے توبہ کرو کہ۔۔ میرے خدا مجھکو بیزار کرنے سے پیشتر مجھ کو مرنا قبول ہے اے مسیح میرے مخلص میری مدد کر۔ اِس طرح تمام شیطانی وسوسے فوراً نیست و نابود ہوجاتے ہیں؛

(۳) سچے دل سے۔ راستبازی حاصل کرنے کے واسطے اپنے دل کی کوٹھری کو ہر ایک برے خیال سے پاک کرکے اور اپنے سارے گناہوں کو گنکر یکدفعہ اُن سے دست بردار ہونا خدا کے سامنے اقرار کرکے چھوڑ دینا اور بصد محبت اقدس پیالہ اور اقدس روٹی کو کھانا اور پینا ہے۔ اور تادم زیست اِس بات کی کوشش کرنا ہے کہ مسیح کے گوشت اور خون کا گنہگار نہوں ناپاک وسوسوں کو مغلوب کرنیکے واسطے پاک شراکت میں بڑا اثر ہے۔ سکرامنٹ کا شیرہ وہ تاثیر رکھتی ہے جس سے پاکیزگی پیدا ہوتی ہے۔ دنیا کی شراب پاکدامنی کے حق میں نقصان پہنچانیوالی ہے لیکن بہشتی شراب پاکدامنی کی حفاظت کرتی ہے؛

(۴) چوتھا علاج یہہ ہے اول خداوند یسوع مسیح کی قدرت پر خیال کرنا۔ ایسے قدوس کے دکھوں پر دھیان کرنا۔ اُس پر موت کا فتویٰ کیوں نکلا۔ اِس کو کوڑوں کی مار کیوں پڑی اِس کے سر پر کانٹوں کا تاج کیوں رکھا گیا اِس کا پسینہ خون ہوکر کیوں ٹپکا۔ اِس پر اتنی بھاری بے حرمتی لکڑی کیوں رکھی گئی وہ کمزور ہوکر تین بار کیوں گرا اُس کے نازک ہاتھوں اور پاؤں میں میخیں کیوں گاڑی گئیں۔ اُسکو صلیب پر کیوں مرنا پڑا۔ اِن سبکے جواب میں یہہ سب کچھ میرے گناہوں کے سبب اور میرے بچانیکے لئے ہوا۔ کیا میں پھر گناہوں سے محبت رکھوں جنمیں موت سے میرے مخلص نے مجھے بچایا ہے اُس موت میں میں ہرگز ہرگز نہ پڑونگا۔ اے مسیح مجھے بچالے تاکہ میں ہلاک نہ ہوجاؤں؛

(۵) پانچواں علاج جو ناپاکی کے گناہ کیواسطے سب سے زیادہ ضروری ہے یہہ ہے کہ خطرناک گناہوں سے باز رہنا۔ اور جو

کوئی اس بات پر عمل کرتا ہو اپنے حق میں بہت بہتر کرتا ہو چنانچہ پاکدامنی کے محفوظ رکھنے کیواسطے گناہ کے سبب سے پرہیز کرنا اور آزمائشوں میں خدا کی طرف رجوع ہونا اور گناہ کے فریب سے پرہیز کرنا ضروری ہو۔

یسعیاہ نبی فرماتا ہے کہ تمہاری قوت سن کی الکھکی مانند ہو جائیگی اور کوئی اُسے نہ بجھاویگا۔ بیشک ہماری قوت سن کی مانند ہے جو آگ میں ڈالی جاتی ہے اور ہمیشہ جلائی اور بھسم کیجاتی ہے۔ کیا اگر سن آگ میں ڈالی جاوے اور نہ جلے تو ایک کرامات نہ ہوئیگی؟ اسی طرح اگر ہم گناہ کے دام میں گھر جاویں اور گناہ میں نہ پھنسیں تو کرامات ہو۔ پس گناہ کے لمحات میں جانا اور اُس سے پاک صاف نکل آنا عظیم تر کرامات ہو بہ نسبت اس کے کہ مردے کو زندہ کرنا۔ وہ جو گناہ کی باتوں سے بھاگتے ہیں ہمیشہ فتحمند ہیں۔ تم گناہ کی لمحات میں خود پڑ کر کہتے ہو کہ خدا مدد دیگا۔ لیکن خدا کہتا ہے کہ وہ جو خطرہ سے محبت کرتا ہو اُسی میں غارت ہو جائیگا خدا ان شخصوں کو جو خود بخود اپنے تئیں گناہ کے بھنور میں ڈالدیتے ہیں مدد نہیں دیتا۔

پس یاد رکھو کہ وہ جو اپنے تئیں گناہ کی نزدیکی کے داؤ میں ڈالدیتا ہے گناہ کی حالت میں ہے گو کہ اُس کے دل میں گناہ کرنیکا ارادہ اور نیت نہ ہو۔ ایسی پاک نیتوں والے خدا کی روح سے آخر کار مقدس ہو جاتے ہیں۔

یہہ بات مشہور العوام ہے کہ اولیا بھی نزدیکی باعثوں سے گناہ کے دام میں پھنس گئے ہیں اور کئی شخصوں نے مرتے وقت تک گناہ کیا اور دوزخ کے لائق ہوئے۔ پس مناسب ہو کہ اگر ہم جویان نجات ہیں تو گناہ کی باتوں سے احتراز کرنا ضروری ہو۔ اول خصوصاً اُن عورتوں کو قصداً نہ دیکھیں جنکی طرف نظر کرنے سے دل میں برے خیال گذرتے ہیں کیونکہ آنکھوں کی راہ سے ناپاک محبت کا تیر گذر کر روح کو مار ڈالتا ہے روح پاک کا حکم ہو کہ ایسی صورتوں سے منہ پھیر لو کسی عورت کی طرف بری نظر سے دیکھنا اور زنا کرنا برابر ہے۔ بے شک بینائی کو کھو دینا تو روا نہیں لیکن بطور نیکبختی کے اپنی آنکھوں کو ناپاک چیزوں سے پھیر لینا مناسب ہو۔ سیدھی چال یہہ ہے کہ کسی عورت سے نیچے نظر کئے ہوئے ضروری بات کرنا جائز ہے۔ اسی طرح عورتوں کے حق میں بھی مردوں کی طرف بری نظر کرنا بدتر ہے۔

باقی آیندہ

الراقم

عبدالرحیم از مقام پاسی میڈیکل مشن

ٹرسچن اینڈیور

حقیقی عبادت

نومبر ۲۹- خدا کے کلام کا استثنا ۳۱: ۱۱

" ۲۹- خدا کی حمد ۲ تواریخ ۵: ۱۳ و ۱۴

" ۳۰- دعا ۲- تواریخ ۷: ۱ و ۱۵ و ۱۶

دسمبر ۱- تدبیں زبور ۹۶: ۱-۸

" ۲- گناہوں کا اقرار یوایل ۲: ۱۵-۱۷

" ۳- روح سے پرستش کرنا- اعمال ۲: ۱-۴

" ۴- اتوار روح اور راستی سے کیونکر خدا کی پرستش کرنی چاہئے زبور ۱۰۰: ۱-۵ یوحنا ۴: ۱۹-۲۴

حقیقی عبادت میں ہمیشہ خوشی ہوتی ہو اگر خوشی نہ ہو تو عبادت کامل نہیں ہو۔ (زبور ۱۰۰: ۱) اچھی عبادت کا ہمیشہ نیک پھل ہوتا ہے۔ بعض اوقات ہم ایسے آدمیوں کو دیکھتے ہیں جو ظاہراً عبادت میں اکثر مشغول رہتے ہیں لیکن اُنکے اعمال اچھے نہیں ہیں۔ مسیح نے کہا ہو کہ تم اُنکو اُنکے پھل سے یعنی اُن کے اعمال سے پہچانوگے یقین جانو کہ جس عبادت کا پھل راستبازی نہ ہو اُس میں کوئی بڑا بھاری نقص ہو۔ اور ضرور اُس کے بارے میں یہہ شک ہو کہ ایسی عبادت خدا کو کیونکر منظور ہو سکتی ہو۔ پرستش دو طرح کی ہوتی ہو۔ تنہائی میں ہوتی ہو اور جماعت کے ساتھ بھی ہوتی ہے۔ ہر کسی کو چاہئے کہ روز کہیں اکیلا جا کر خدا کی بندگی کرے۔ خدا کا کلام پڑھنا چاہئے اسپر غور کرنا چاہئے دعا مانگنی چاہئے۔ اس بندگی کے لئے کونسا وقت مناسب ہو؟ ہر ایک سب مسیحیوں کو یہہ گواہی ہو کہ سب سے اچھا وقت فجر کا وقت ہو۔ اول: صاف ظاہر ہو کہ دنیا کے کام میں مصروف ہونے سے پیشتر خدا سے ملاقات کرنی چاہئے۔ اور پھر یہہ بھی تجربہ کی بات ہو کہ اگر ہم بستر پر سے اٹھتے ہی کلام اللہ نہ پڑھیں اور دعا نہ مانگیں تو بعد میں وقت نہیں ملتا اور اگر وقت ملے بھی تو دل کام چھوڑنے کو نہیں کرتا۔

اجلاس کے وقت تم آپس میں فیصلہ کرو کہ روزانہ بندگی کے لئے کونسا وقت مقرر کرنا چاہئے۔ اور کتنا وقت مقرر کرنا چاہئے یہہ بھی غور کر کے بتاؤ کہ خدا کی پرستش ہم سے کس طرح ہو سکتی ہو۔ اور خدا کس طرح کے پرستاروں سے خوش ہوتا ہے۔ اور خدا کی پرستش میں کون کونسی باتیں شامل ہیں؟

سوالات غور طلب۔ کیا تم روز اٹھتے ہی خدا کی بندگی کرتے ہو کیا تمہارے خاندان میں سب اکٹھے ہو کر روز خدا کی عبادت کرتے ہیں۔ تم جو خدا کی عبادت کرتے ہو تو اُسکا تمہاری زندگی پر کیا اثر پڑتا ہے؟

اہل امریکہ نے حال میں حساب کرنے والی کلیں ایجاد کی ہیں۔ جن کے ذریعہ سے جمع تفریق ضرب۔ تقسیم۔ سود در سود باقی۔ اور زاید یا اوسط کا حساب تھوڑی سی دیر میں نہایت آسانی کے ساتھ ہو سکتا ہو۔ یورپ میں بھی ان کلوں کا عام طور پر رواج ہو گیا ہو۔

ایک کل ایسی بھی بنائی گئی ہو۔ جو ساتھ کے ساتھ فہرستیں وغیرہ بھی تیار کر دیتی ہے۔ ان کا استعمال بنکوں اور تجارتی کمپنیوں میں کیا جاتا ہے۔ اب زیادہ تنخواہ مانگنے والے محاسبوں اور منشیوں کی ضرورت نہ رہیگی۔ کیونکہ ان کی جگہ ان جدید کلوں نے لے لی ہے۔ یہہ کلیں بہت سستی ہیں۔ اور یہہ عجیب بات ہو کہ حساب کی صحت میں ان کے ذریعے سے کسی قسم کی گڑبڑ نہیں ہونے پاتی۔

امریکہ میں ایک ارب پتی جان ڈی راک فیلر نامی ہو۔ دنیا میں اس سے بڑھکر کوئی دولتمند نہیں ہے مگر بدہضمی کی بیماری سے سخت تنگ ہو۔

حکمار کو اس امر میں بہت ہی اختلاف ہے کہ آیا انسان شریر بالطبع ہے یا خیر بالطبع ہو۔ بعض کہتے ہیں کہ تمام اخلاق طبعی ہیں اور قابل زوال کے نہیں ہے اور بعض یہہ کہتے ہیں کہ بعض اخلاق طبعی ہیں اور قابل زوال کے ہیں اور اکثر یہہ کہتے ہیں کہ کوئی خُلق نہ طبعی ہے اور نہ خلاف طبیعت ہے بلکہ نفس اپنی فطرت میں طرفین کے قابل محض ہے خواہ بسہولت سے قبول کرے یا دشواری سے قبول کرے یعنی جسوقت کہ مزاج کے موافق ہو تو آسانی سے قبول کرتا ہے اور جسوقت کہ مخالف مزاج ہو دشواری سے قبول کرتا ہے۔ اور ایک جماعت اس بات پر متفق ہے کہ انسان فطرتاً خیر پر مجبول ہے اور بسبب مزاولت شہوات اور ممارست خسائس و اہمال طبیعت ملکات ردیہ کسب کرکے شریر بنجاتے ہیں اور بعض قدیم حکما اس کے برعکس فرماتے ہیں کہ انسان فطرتاً وسخ طبیعت سے مخلوق ہے اور نفس اپنے جوہر میں ایک نوع ظلمت سے ملا ہوا پس اُس کی طینت میں شر مرکوز ہے۔ پس بسبب تعلیم و تادیب خیر کو قبول کرتا ہو بشرطیکہ شر اُس میں زیادہ نہو اور جوہر ظلمانی جوہر نورانی پر غالب نہو۔

اور حکیم جالینوس کا قول ہے کہ بعض طبعاً اہل خیر اور بعض طبعاً اہل شر اور بعض طرفین کے قابل ہیں اور وہ اپنے مذہب کیلئے یہہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ اگر تمام افراد انسان فطرتاً خیر ہیں تو عرضاً شریر ہیں پس یہہ دو حال سے خالی نہو گا یعنی یا تو استفادہ شر اپنے سے حاصل کرتے ہیں یا غیر سے حاصل کرتے ہیں بنابر تقدیر اول انہیں ایسی ایک قوت ہوگی جو کہ مقتضے شر ہو۔ پس اس صورت میں افراد انسان بالطبع خیر نہیں ہو سکتے ہیں و ہذا خلف و باختیار شق الثانی کہ استفادہ شر غیر سے کسب کرتے ہیں اسمیں بھی محذور لازم آتا ہے کیونکہ اگر شریر بالطبع نہیں ہو بلکہ اُسنے یہہ فائدہ غیر سے حاصل کیا ہے پس ہم اُس غیر میں کلام کرتے ہیں کہ آیا وہ بھی بالطبع شریر ہے یا کاسب عن الغیر ہو پس تسلسل لازم آتا ہو لہذا یہہ باطل ہو اور اسی ہی حجت کو بعینہا شریر بالطبع کے ابطال میں اجرا کرتے ہیں اور ان دونوں جہتوں کی تردید کے بعد کہتے ہیں کہ ہم مشاہدہ سے دیکھتے ہیں کہ بعض لوگوں کی طبیعت خیر کے تقضا کرتی ہو اور کسی طرح سے اُس سے انتقال نہیں کرتی ہے اور یہہ لوگ کم ہیں اور بعضوں کی طبیعت شر کی خواہش کرتی اور کسی طرح خیر کو قبول نہیں کر سکتی ہو اور یہہ لوگ بہت ہیں اور

باسمک اللّٰہم فاطر السمٰوٰت والارض

اس رسالہ کی علت غائی یہہ ہے کہ اس کے پڑھنے والا معلوم کرے اور خوب سمجھے کہ تمام انسان گنہگار ہیں اور انکی طبیعت ہروقت عصیان کی طرف مائل ہے پس لازم ہے کہ قبل اس کے کہ ہم انسان کو عاصی اور مسی ثابت کریں اس امر کی طرف متوجہ ہو جاویں کہ گناہ یا شر کیا چیز ہے چونکہ ہمارے مخاطب عموماً تمام باشندگان ہند اور خصوصاً محمدی احباب ہیں لہذا ہم اول انہیں کے معتبر علما کے اقوال اور دلائل کو گناہ کی بابت پیش کرتے ہیں۔

گناہ کی حقیقت

مولینا محقق طوسی شرح اشارات کے نمط السابع میں فرماتے ہیں۔ "ویجب ان یحقق ماہیۃ الشر قبل الخوض فی المطلوب فاقول الشر یطلق علی امور عدمیۃ من حیث ہی غیر مؤثرۃ الی قولہ قد حصل من ذالک ان الشر فی ماہیتہ عدم وجود او عدم کمال الوجود من حیث ان ذالک العدم غیر لائق بما ہو غیر مؤثر عنہ"۔ ترجمہ پہلے اس سے کہ مطلوب کی طرف غور کی جائے واجب ہے کہ ماہیت شر کی تحقیق کیجائے پس کہتا ہوں کہ شر کا اطلاق امور عدمیہ پر کیا جاتا ہے (یعنی شر ایک امر عدمی ہے) پھر فرماتے ہیں کہ "اس بیان سے معلوم ہوا کہ شر اپنی ماہیت میں عدم وجود ہے یا عدم کمال وجود ہے اس طور سے کہ یہہ عدم غیر لائق ہو ساتھ اس کے جو غیر مؤثر ہو"۔

شر کی معنی اور بھی مختلف طور سے بیان کرتے ہیں مگر میری رائے میں ان سب کا مفہوم اور مقصد ایک ہی ہے ان سب کو میں ذیل میں تحریر کرتا ہوں تاکہ متلاشی حق اور صاحب بصیرت بلا غبی و غولی منزل مقصود تک پہنچ جاویں کہتے ہیں کہ "الحسن والقبح یطلقان علی ملائمۃ الطبع و منافرتہ و علی کون الشی صفۃ الکمال او صفۃ النقصان و علی کون الفعل موجباً للثواب والعقاب والمدح والذم" شرح مواقف۔

ترجمہ "نیکی کو موافق طبیعت اور بدی کو خلاف طبیعت کہتے ہیں۔ یا صفت کمال کو حسن اور صفت نقصان کو قبیح کہتے ہیں۔ یا اس فعل کو جو کہ تعریف اور ثواب کا سبب ہو حسن اور جو فعل کہ



عذاب اور ذم کا سبب ہو اس کو قبیح کہتے ہیں۔ اور محقق طوسی ماہیت شر کے بیان میں فرماتے ہیں کہ "الظلم و الزنا لیسا من حیث ہما امران یصدران عن قوتین کالغضبیۃ والشہوۃ مثلہ شر من ہما فی تلک الحیثۃ کمالان لتینک القوتین انما یکونان شراً بالقیاس الی المظلوم اوالی السیاستہ المدینتہ اوالی النفس الناطقتہ الضعیفتہ عن ضبط تونیۃ الحواشتین"۔

ترجمہ" ظلم اور زنا جو کہ قوت غضبی اور شہوانی سے صادر ہوتی ہیں کچھ گناہ نہیں ہیں بلکہ وہ اس حیثیت میں ان دونوں قوتوں کے کمال ہیں بلکہ بہ نسبت مظلوم یا سیاست مدنیہ کے یا بہ نسبت ضبط نکر سکتے نفس ناطقہ کا ان دونوں قوتوں کو شر ہے۔

اب محمدیوں کے علما متکلمین کے اقوال کو تحریر کرتا ہوں کہ اُن کے خیال گناہ کے نسبت کیا ہیں شرح مواقف جو کہ محمدیوں کی مستند کتاب ہے اس میں لکھا کہ القبیح عندنا مانہی عنہ شرعاً نہی تحریم او تنزیہ والحسن بخلافہ ای مالم ینہ عنہ شرعاً کالواجب والمندوب والمباح عند اکثر اصحابنا من قبیل الحسن وفعل اللہ تعالیٰ فانہ حسن بالاتفاق۔

ترجمہ" قبیح ہمارے نزدیک وہ ہے جسکو شریعت نے منع کیا ہے خواہ وہ تحریمی ہو یا تنزیہی ہو۔ اور حسن وہ ہے جسکو شریعت نے روا رکھا ہو جیسا واجب اور مستحب اور مباح جو کہ ہمارے اکثر کے نزدیک قبیل حسن میں سے ہیں یا جیسا خدا کا فعل جو کہ بالاتفاق حسن ہے۔" اب ان میں بھی دو مذہب ہیں ایک علما متکلمین جسکو یہہ لوگ اہل حق کہتے ہیں اور ایک علما معتزلہ جسکو یہہ مردود کہتے ہیں۔ فریق اول کے نزدیک کوئی فعل بذاتہ نہ حسن ہے اور نہ قبیح ہے بلکہ جو کچھ ہے وہ شریعت ہی کے سبب سے ہے یہانتک کہ شریعت کو اختیار ہے کہ حرام کو حلال اور حلال کو حرام کرے۔ مگر فریق ثانی اس امر کی سخت مخالف ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہر ایک فعل بذاتہ حسن یا قبیح ہے اس صورت میں شریعت کو یہہ مجاز نہیں ہے کہ وہ اس قضیہ کو برعکس کرے۔ پھر وہ اس بات کے لئے کہ ہر ایک فعل بذاتہ حسن یا قبیح ہے یہہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ نیکی اور بدی کا ادراک یہی ہے جس کو ہم بلا تامل اور فکر کے جان سکتے ہیں جیسا صدق نافع کی خوبی اور کذب ضار کا ضرر کیونکہ ہر ایک

عاقل بلا توقف اِن کے نتائج پر حکم کرسکتا ہے۔ مگر فریق ثانی کہتے ہیں کہ تمام افعال علی سبیل سویہ ہیں کوئی بھی انمیں ایسا نہیں ہے کہ اپنے فاعل کے مدح یا ذم یا ثواب یا عقاب پر دلالت کرے بجز اِس کے کہ جو کچھ ہوتا ہے شریعت کے حکم سے ہوتا ہے۔

اور مقدس پولوس رسول رومیون کے خط کے ۷ باب میں یوں فرماتے ہیں "پس ہم کیا کہیں کیا شریعت گناہ ہے ہرگز نہیں البتہ بغیر شریعت کے میں گناہ کو نہ پہچانتا مثلاً اگر شریعت یہہ نہ کہتی کہ تو لالچ نکر تو میں لالچ کو نہ جانتا" اس مقدس رسول کے بیان سے صاف متشرح ہوتا ہے کہ گناہ قانون مرضیہ الہی کے خلاف کو کہتے ہیں اور یہہ سچ ہے کہ اگر شریعت نہ ہوتی تو گناہ بھی دنیا میں نہ ہوتا پس ثابت ہوا کہ گناہ خلاف شریعت الہی ہے۔

بعض جو کہ گناہ عقلی کے قائل ہیں وہ کہتے ہیں کہ اگر شریعت نہ ہوتی تو بھی ہم عقل کے ذریعہ سے دریافت کرسکتے کہ فلان امر گناہ ہے اور فلان امر ثواب ہے مگر یہہ انکی سراسر غلطی ہے کیونکہ براہین عقلیہ دائرہ اثبات اور نفی میں صرف براہین عقلیہ سے کوئی امر جزم بالیقین وقابل تمسک نہیں ہوسکتا ہے اور یہہ بات اُن لوگوں کو بخوبی معلوم ہے جنہوں نے تواریخ کی سیر کی ہے۔ ایک حکیم کہتا ہے کہ نکاح کی علت غائی تولد و تناسل کو جاری رکھنا ہے خواہ وہ بہن ہو یا ماں ہو۔ دوسرا حکیم یہہ کہتا ہے کہ نکاح کرنے کی کچھ ضرورت نہیں ہے کیونکہ وہ تولد تناسل کو کسی قدر ملتوی رکھنا ہے۔ ایک حکیم فرماتے ہیں کہ دنیا میں گناہ کچھ چیز نہیں ہے بلکہ یہہ سب اور ہمارے تمام افعال اعطا الہی کے نیک نتائج ہیں اور ایک حکیم فرماتے ہیں کہ نہ گناہ ہے اور نہ ثواب ہے بلکہ یہہ سب کچھ اُستادوں کی ترغیب و تربیت ہے غرض انکا عقلاً کبھی گناہ و ثواب کی تمیز ہو نہیں سکتی جب تک کہ الہام ربانی ہمارے لئے اُس کی توضیح و تشریح نہ کرے۔

انسان کے گنہگار ہونیکے بیان میں

انسان کے گنہگار ہونے میں تمام حکما و انبیا قائل ہیں اور ہر ایک نے اپنے ثبوت کے لئے برہان قاطع و دلیل ساطع پیش کی ہیں جنکے نتائج پر فکر و خوض کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ فی الواقع انسان نہ فقط گنہگار ہے بلکہ انسان طبعاً گناہ کی طرف مائل ہے جسطرح کہ اشیا ثقیل بالطبع اپنے مرکز کیطرف مائل ہوتی ہیں اسی طرح انسان بالطبع گناہ کیطرف مائل ہے۔



واقعات اور نئی خبریں

نیپولین اعظم کے مشہور گھوڑے کا چمڑا بھس بھر کے ایک عجائب خانہ میں رکھا ہوا ہے۔ بڑے آدمیوں کی ہر ایک چیز عجیب ہوتی ہے۔ نیپولین کے اس گھوڑے کے جسم پر خاکی دھبے تھے۔ اور بائیں بازو پر لفظ (این N) داغا ہوا تھا جسپر تاج شاہی بنا ہوا تھا۔ اسوقت بھی اُس گھوڑے کے چمڑے کو دیکھکر عام لوگ حیرت میں پڑ جاتے ہیں۔

سال گذشتہ میں پنجاب کے اندر دو لاکھ سے زیادہ آدمی طاعون کی بیماری سے مرے۔ طاعون کے علاوہ دیگر بیماریوں کا اس سے بھی بڑھکر زور رہا۔ مختلف اقسام کے بخاروں سے پانچ لاکھ سے اوپر اموات ہوئیں۔ تحقیقات سے ثابت ہوا ہے۔ کہ پانچ برس سے نیچے اور ساٹھ برس سے اوپر کی عمر والوں پر طاعون کا اثر بہت کم ہوتا ہے۔ زیادہ تر انسان چھ اور ساٹھ کے درمیان عمر رکھنے والے مرتے ہیں۔ مسلمان ہندؤں کی نسبت زیادہ مرے اور ضلع جالندھر میں آدمیوں کی نسبت عورتوں میں زیادہ تر موتیں ہوئیں۔ جس سے شبہ پیدا ہوتا ہے کہ شاید عورتوں کے علاج کی طرف ٹھیک توجہ نہیں دکھائی جاتی ہے۔

توسیع شملہ۔ یہہ امر طے شدہ معلوم ہوتا ہے کہ گرما میں شملہ سے گورنمنٹ پنجاب کا صدر مقام نہ ہٹایا جاوے یہہ خبر مصدقہ ہے کہ گورنمنٹ پنجاب نے پرگنہ چیل ریاست پٹیالہ سے لے لیا ہے۔ ابھی یہہ نہیں معلوم ہوا ہے کہ معاوضہ میں نقد روپیہ دیا جائیگا یا یہہ کہ انگریزی عملداری سے کوئی حصہ دیا جائیگا پرگنہ چیل وسعت میں ۵۰ مربع میل ہے مرحوم مہاراجہ صاحب پٹیالہ نے لکھوکہا روپیہ صرف کرکے عالیشان کوٹھیاں تعمیر کی ہیں اگر رقم معاوضہ مناسب نہیں دیگئی تو ایک بات کا پنجاب گورنمنٹ خیال رکھے کہ وہ بہت بدنام ہوگی کیونکہ موجودہ مہاراجہ صاحب پٹیالہ برسر حکومت نہیں ہیں وہ نابالغ ہیں نفع ونقصان سے واقف نہیں ہیں۔ کونسل ریجنسی حکومت کرتی ہے جس کے ممبران نامزد کردہ گورنمنٹ پنجاب ہیں اور پولیٹکل ایجنٹ صاحب پریسیڈنٹ ہیں جو تمام کاروبار کے نگران ہیں۔ ایسی حالت میں سر چارلس ریواز کی گورنمنٹ کو اس معاملہ میں نہایت احتیاط سے کارروائی کرنی چاہئے اور خیال رکھنا چاہئے کہ لوگوں کو خلاف رائے زنی کا کوئی موقعہ نہ ملے۔

کوئلہ کی آمد۔ ہندوستان اپنی ضروریات کو کوئلہ خود ہی رفع کرنے لگا سال گذشتہ میں ۴، لاکھ ۳۰ ہزار ٹن کوئلہ ہندوستان کی کانوں سے نکلا جس میں ۴۰ فیصدی ریلویجات ہند میں صرف ہوا۔ ۲۰۵۲ کانیں کوئلہ کی ہندوستان میں موجود ہیں جنمیں سے ۲۰۷۰ بنگال میں ہیں ان کانوں میں ۷ کروڑ ۴۰ لاکھ سرمایہ لگا ہوا ہے اور اسی ہزار آدمی مصروف ہیں غیر ممالک سے ۱ سال میں ۵، فیصدی کوئلہ کی آمد کم ہوگئی ہے۔ کوئلہ کی آمد ابھی اور بھی گھٹائی جاسکتی ہے کیونکہ ہندوستان کی پہاڑیاں کانوں سے بھری ہوئی ہیں۔ بنگال میں ہندوستانیوں نے کانوں کے کھودنے میں ایک کثیر حصہ لینا شروع کیا ہے۔ مگر سرمایہ دار کاریگروں کے محتاج رہتے ہیں لہذا کان کھودنے کے کام کے لئے اگر ہندوستانی بکثرت ولایت جائیں اور وہاں سے ہنر سیکھ کر آویں تو خطرہ نہیں ہوسکتا ہے کہ انکی محنت بیکار جائیگی۔

پروفیسر لورچ گریونگ مشہور ومعروف محقق کا خیال ہے کہ قطب جنوبی میں شاید ایک نامعلوم نسل کے انسان اور حیوان کی نسبت عجیب وغریب اور دلچسپ خیالات کا سلسلہ شروع ہوجاتا ہے۔ ایک اور مشہور ومعروف سائنس دان اپنے خیالات کی جولانی میں اس طرح فرماتے ہیں کہ اس خطے کے باشندے سرسے پاؤں تک سفید اور چمکدار بالوں سے ڈھکے ہوئے ہیں۔ آنکھیں جو چندھیا دینے والی روشنی سے آنکھوں کو محفوظ رکھنے کے لئے ان کی بھوئیں لمبی لمبی اور گھنے دار ہیں اور اسی مطلب کے لئے اُن کی پیشانیاں بھی آگے کو نکلی ہوئی ہیں وہ ہماری نسبت زیادہ تیز فہم۔ عاقل اور طباع ہیں۔ ایسے مقام میں بود وباش رکھنے کی وجہ سے جہاں انکو تیز روشنی اور قوت برقی ومقناطیسی کی طاقتوں سے تجربہ حاصل کرنے کا زیادہ موقع حاصل ہے ممکن ہے کہ وہ قوت برقی وغیرہ کے اصول سے زیادہ واقف ہوں وہ اپنے روزمرہ کے کاروبار میں وہاں کے عجیب الخلقت حیوانوں سے زیادہ کام لیتے ہوں۔

مفید سرکلر۔ ایسٹ انڈین ریلوے کے جنرل ٹریفک منیجر مسٹر ڈرلنگ نے جو حال میں رخصت سے واپس آئے ہیں آتے ہی یہہ سرکلر جاری کیا ہے "اہلکاران یہہ امر ذہن نشین رکھیں کہ وہ کرایہ دینے والے مسافروں کے ملازم ہیں اور یہہ کہ انکا خاص فرض ہے کہ وہ مسافروں کی مدد کریں اور تیسرے درجہ کے مسافران کے ساتھ اچھی طرح سے پیش آویں جو عموماً ناواقف ہوتے ہیں اور اپنے اوپر بھروسہ نہیں کرسکتے ہیں"۔ یہہ اعلان ہر ایک اسٹیشن پر صرف انگریزی ہی میں نہیں بلکہ دیسی زبانوں میں چسپاں ہونا چاہئے کہ انکی طرف غریب مسافران جس وقت اُن کے ساتھ بدسلوکی ہونے لگے اشارہ کرسکیں۔ اور دھکے دینے والے۔ گالی گفتہ بکنے والے اہلکاران ریلوے سے کہہ سکیں کہ جن لوگوں کا نمک کھاتے ہو اُن سے بدسلوکی کی ریلوے افسران کیجانب سے ممانعت ہے۔

آنکھوں کی بینائی کا شراب خوری سے تعلق ایک امریکن ڈاکٹر نے اپنی زندگی بھر میں شراب خانہ خراب کی نسبت تحقیقات کی ہے۔ وہ اپنے تجربہ سے بیان کرتے ہیں کہ ہزاروں شرابیوں کا علاج کرکے اُنہوں نے یہہ نتیجہ نکالا ہے کہ ہر ایک عادی شرابی کی آنکھوں میں کچھ نہ کچھ خرابی ضرور ہوتی ہے۔ اُس نے اس لئے آنکھوں کے علاج میں خاص لیاقت پیدا کی۔ اور اب اُس کا بیان ہے۔ کہ جس عادی شرابی کی آنکھوں کو درست کردیا گیا اُسی نے اُس بدعادت پر فتح پائی۔ کیا یہہ نہیں ہوسکتا کہ شراب خوری کی وجہ سے آنکھیں خراب ہوجاتی ہوں۔ بہرصورت یہہ تجربہ کرنے کے قابل ہے کہ آیا یہاں بھی آنکھوں کا علاج کرنے سے شراب خوری کی عادت دور ہوجاتی ہے یا نہیں۔

اپر سلیسیا کا ایک ڈاکٹر بیان کرتا ہے کہ کوئلہ کی خاک جو ہوا میں مل کر اور سانس کے ذریعے جسم کے اندر داخل ہوتی ہے وہ مرض دق کو نفع دیتی ہے۔ وہ یہہ بھی بیان کرتا ہے کہ اپر سلیسیا میں جو لوگ اس مرض میں مبتلا ہوکر آتے ہیں اُنہیں چند روز کے قیام میں صحت ہوجاتی ہے کیونکہ وہاں کی ہوا میں کوئلہ کی کانوں سے بہت خاک شامل ہوجاتی ہے۔

رسید زر

ماسٹر اسنفغان صوبہ سنگھ لودیانہ عہ ۱۱ر
پادری ایس۔ ایس۔ ٹامن دہلی ہے ۹ر
مسٹر الیعزر۔ کسولی ۱۰ر
منشی محمد حسین خان عہ ۸ر
مسٹر پی۔ سی۔ داس۔ نینی تال۔ عہ ۸ر
مسٹر این۔ آر۔ ولیم۔ مرادآباد ۱۰ر
مس۔ جے۔ سوئیفٹ۔ پٹیالہ ہے ۸ر
مسٹر نور مسیح۔ دیولی۔ عہ ۸ر
مس سے۔ فیس صاحبہ۔ مرادآباد عہ ۸ر
منشی بھگوانداس صاحب بٹالہ عہ ۸ر
مسٹر۔ جے۔ ای جیکب الہ آباد ہے ۸ر
مسٹر ہیمرلج کلارک آباد۔ عہ ۱۴ر
مسٹر جے۔ جانس۔ لاہور عہ ۸ر
پادری۔ ڈمی۔ جے فلیمنگ۔ نولکھا عہ ۸ر
مس۔ ایچ۔ ایل۔ سٹوول۔ میرٹھ عہ ۸ر
مس کے۔ گرنیفیلڈ صاحبہ عہ ۲ر
ڈاکٹر۔ اے۔ ایچ براؤن امرتسر۔ ہے ۸ر
مسٹر ڈبلیو۔ جے۔ الیاس۔ کسولی عہ ۸ر
قاضی اسمعیل خان۔ شاہیوال۔ عہ ۱۴ر

غلطنامہ

نورافشان نمبر ۴۶ مطبوعہ ۱۱ر نومبر سنہ ۱۹۰۴ع صفحہ ۱ کالم ۲ سطر ۹ میں بجائے "تکذیب" کے لفظ "تخریب" کرنا چاہئے ؛

راقم

سکھدیو پرشاد

ضرورت

بیبل سوسائیٹی الہ آباد کیطرف سے ایک مسیحی کالپوٹر کی ضرورت ہے۔ تنخواہ آٹھ روپیہ سے دش روپیہ تک دیجائیگی بموجب کتابوں کی فروخت کے درخواست اس ذیل کے پتہ پر آنی چاہیے۔ مسٹر جے۔ پی۔ اسٹریٹن چرچ مشن ہاوس گنج بیلا پرتاب گڈہ ؛

ضرورت

انگلو ورنیکلر مڈل سکول کے لئے ایک انٹرنس پاس تجربہ کار مسیحی ہیڈ ماسٹر کی ضرورت ہو۔ تنخواہ بیش روپیہ ماہوار دیجا دیگی۔ نیز ورنیکلر پرائمری سکول کے لئے ایک مسیحی ہیڈ ماسٹر کی ضرورت ہے جو ورنیکلر زبانوں سے بخوبی واقف ہو تنخواہ اٹھارہ روپے ماہوار دیجاویگی۔ درخواستیں معہ نقول اسناد ذیل کے پتہ پر آویں ؛

راقم

پادری جے۔ الیف ہیبرٹن صاحب سی ایم۔ ایس۔ علی گڈھ

پرسبیٹیرین بیواؤں و یتیموں کا فنڈ

اطلاع دی جاتی ہے

کہ پرسبیٹیرین بیواؤں و یتیموں کے فنڈ کی حالت نہایت عمدہ و ترقی پذیر ہے۔ تجربہ کار صاحبان کی طرف سے اس بات پر حلفانہ شہادت ہو کہ دس برس کے اندر اس فنڈ نے قریباً ستر ہزار روپیہ خرچ کرکے پنشن دیدیا ہے اور اس وقت سرکاری نوٹ کے ذریعہ سے قریباً بیالیس ہزار روپیہ بطور پونجی رکھا ہوا ہے کوئی اور پنشن فنڈ ایسے سستے طور سے بیمہ نہیں دیتا اس میں ہندکا ہر ایک مسیحی اپنی بیوی بچوں کے لئے پنشن کی تجویز کر سکتا ہے۔ جس کسی کو چاہیئے فنبنگ ڈائرکٹر خوشی سے اس فنڈ کی بابت پوری خبر دیگے ؛

درخواست کی جاتی ہے کہ جو اس فنڈ میں شریک ہوں اُن دوستوں کے نام اور پتہ جو اس فنڈ میں شریک کرنا چاہتے ہیں ڈائرکٹر صاحب کے پاس بھیجیں ؛

المشتہر

پادری ڈاکٹر جے۔ کلارک فنبنگ ڈائرکٹر

نولکھا لاہور

دستور العمل نورافشان

قیمت سالانہ اہل شہر سے اخبار بغیر ضمیمہ عہ معہ ضمیمہ ۱۱ر عہ
قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک " ۸ر عہ " ہے ۸ر
قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی ؛

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سالتمام
چوتھائی کالم	ہے	سے	عہ
نصف کالم	سے	عہ	عہ
پورا کالم	عہ	عہ	عہ
پورا صفحہ	ہ	ہ	سہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲ر لیکن ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا ؛

نوٹ

نامہ نگار اپنی اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں ؛

سنڈے سکول سبق

قیمت سالانہ پچاس پرچہ تصویر دار سنڈے سکول بلا محصول عہ
" " " " معہ محصول عہ ۸ر
قیمت سالانہ ہفتہ وار سبق سنڈے سکول عہ

پادری ای۔ ایم۔ ویری صاحب ڈی ڈی اڈیٹر و مینیجر نور افشان کیو سٹے مشن پریس لودیانہ میں ایم۔ وائلی کے اہتمام سے چھپا۔